اس طرح پورا کرے۔ جس طرح پر ان کے کھانے اور پینے کی اشیاء کو کرتا ہے۔ مثلاً یہ ضرورت نہیں کہ ہر ایک بورڈر دو۔ دو پیسہ کے آم لیتا پھرے یا اور موسمی پھلوں کے پیچھے پھرے۔ بلکہ بہتر ہوگا۔ کہ موسمی میوہ جات بھی اکٹھے ہفتہ میں ایک دفعہ یا دو مرتبہ تمام طلباء کو اکٹھے دیئے جایا کریں۔ اسی طرح پر دوسری چیزوں کا انتظام ہو جاوے اور غالباً ناظمان بورڈنگ ہوس ایسا کریں گے۔ اچھے ناظمان بورڈنگ ہوس کا جس قدر وقت لڑکوں کو پیسے دینے میں گذرتا ہے۔ وہ بہترین انتظام میں صرف ہوگا الغرض بورڈروں کے والدین کو کلّی طور پر ان قواعد کی پابندی کرنی چاہیئے۔ جو بورڈنگ ہوس کے انتظام کی بہتری اور بھلائی کے خیال سے وقتاً فوقتاً جاری کئے جاویں ان میں کوئی خصوصیت پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے ✦

انسداد ہیضے کیلئے مناسب تدابیر

متعدد تجربہ کاروں اور فاضل لوگوں نے ہیضے کے دفعیہ کے واسطے مندرجہ ذیل تدبیریں بتلائی ہیں آجکل ہر جگہ ہیضہ وبائی نہیں ہے۔ اکثر موقعوں پر غلطی بھی ہیضہ ہوتا ہے۔ اور اکثر فتور ہضم سے بدہضمی ہو جاتی ہے۔ اور دست و قے آنے لگتے ہیں۔ اور ہیضے کے علامات ظاہر ہو جاتے ہیں۔ مگر ذیل کی تدبیر سے ہر قسم کے ہیضے کا انسداد ممکن ہے۔

صفائی ہو۔ (۱) مکان میں صاف ہوا اور صاف روشنی کا انتظام کیا جائے۔

(۲) گوشت۔ ترکاری۔ میوے۔ جہاں فروخت ہوتے ہوں۔ وہاں جراثیم کو ہلاک کرنیوالی ادویّہ ڈالی جائیں۔ تاکہ ہیضے کے کیڑے مرجائیں۔ اور ہوا کی صفائی کی غرض سے گندھک لوبان وغیرہ کی دھونی دیجا وے۔ نالیوں۔ موریوں۔ پاخانوں مذبحوں میں اجرام کے ہلاک کرنے والی ادویہ ڈالی جائیں ✦

(۳) کہ ہیضے کے کیڑے مارنے اور ہوا اور پانی کے صاف کرنے میں قلعی (چونا) کو بڑا دخل ہے اور تجربہ میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جہاں ضرورت ہو۔ چونے سے ڈس انفکٹ کیا جائے اور اس کی تدبیر یہی ہے کہ مذبح اور پاخانے موریوں نالیوں۔ اور ترکاری فروشوں۔ حلوائیوں۔ قصائیوں کی دوکانوں میں چونا بھجوا دیا جائے۔ چونے سے ٹپکا یا ہوا پانی استعمال کرنا کہ جیسا کہ گھروں کے فلٹر سے ٹپکایا جاتا ہے۔ مفید ہوتا ہے۔

(۴) جہاں کوڑا کرکٹ ہو۔ گندگی ہو۔ ان مقامات کو صاف کر کے ان میں چونا ڈلوایا جائے۔ جہانتک ممکن ہو چونا قلعی کا عمدہ اور تازہ ہو۔ اور یہ ہیضے کیلئے دو دوائیں تجربہ سے مفید ثابت ہو چکی ہیں۔ وہ یہ ہیں اگر قے میں مادہ غذائی نکلتا ہو تو سکنجبین گلاب سے خوب قے کراویں۔ تاکہ فاسد مادہ بالکل نہ رہے اس کے بعد یہ گولی کھائیے۔

(۱) ہینگ ۶ ماشہ۔ مرچ سرخ ۶ ماشہ۔ کافور ۳ ماشہ افیون ۱۰ ماشہ۔ سب کو خوب باریک کر کے گولیاں چنے کے برابر بنائیں۔ اور ایک گولی کھلائیں۔ جوان کو دو گولیوں تک کھلائیں۔ اگر پیاس معلوم ہو تو گلاب آدھ آدھ پاؤ پانی ملا کر رکھ لیں۔ دو دو گھونٹ پلائیں ✦

(۲) درخت مدار کی جڑھ کے اندر کی چھال ایک تولہ مرچ سیاہ ایک تولہ۔ لونگ ایک تولہ۔ خوب باریک پیس کر گولیاں چنے کے برابر بنائیں۔ ایک ایک گولی۔ ایک ایک گھنٹے کے بعد عرق بادیان یا عرق گلاب کے ساتھ دیں۔

(۳) یہ گولی تمام قسم کے ہیضوں کو مفید ہے چاہے وبائی ہو۔ چاہے کسی قسم کا ہو۔ انار کی کلی ۶ تولہ۔ مرچ سیاہ ۳ تولہ۔ نمک کھانیکا ۲ تولہ۔ لونگ مسلم ۹ ماشہ۔ نوشادر اُڑا ہوا۔ ۹ ماشہ۔ کلی چونے کی ۳ ماشہ۔ افیون ۱۰ ماشہ۔ ایک روز ادرک کی پانی میں کھرل کریں اور خشک کریں۔ پھر لیموں کے پانی میں کھرل کر کے گولیاں چنے کے برابر بنا لیں۔ چھوٹے لڑکوں کو ایک ایک گولی۔ جوانوں کو دو گولیاں کھلائیں۔ پیاس غالب ہو تو ترکیب مندرجہ بالا کے مطابق گلاب اور پانی ملا کر پلائیں۔

غذائیں ہلکی غذائیں کھائیں۔ جب تک گوشت کیطرف سے اطمینان نہ ہو کہ صاف ہے۔ اُسے نہ کھائیں۔ صرف دال روٹی کھائیں۔ سرکا۔ پیاز۔ کاغذی لیموں کا استعمال رکھنا چاہیئے۔ رات کو زیادہ جاگنا۔ رات کو آم یا ثقیل چیزوں کا استعمال آجکل بہت مضر ہے ✦

سوڈا واٹر کا استعمال پانی کی جگہ زیادہ مفید ہے خصوصاً برف کے ساتھ۔

اگر ان تدابیر سے عمدگی کے ساتھ کام لیا جاوے تو ہیضہ جیسی وبائی مرض میں یقیناً کچھ کمی ہو سکتی ہے۔ لوگوں کو ان تدابیر پر عمل کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی (روزانہ پیسہ)

دارالامان کا ہفتہ

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ۔ کی طبیعت علی العموم اچھّی رہی۔ مگر بعض اوقات آپ کی طبیعت ناساز رہی۔ آپ کو سر درد۔ اور اسہال۔ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم کرے۔ اور عرصہ دراز تک آپ کے فیوض سے اسلام۔ اور اہل اسلام کی تائید فرماوے۔ آمین

۲۔ حضرت مسیح موعود مغفور کا خاندان اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہمہ وجوہ حمدالٰہی میں مصروف ہے۔

۳۔ یہ ہفتہ سخت بارشوں کا گذرا ہے۔ بارشوں کا سلسلہ لگاتار جاری ہے۔ سلسلہ کی عمارت کو خدا تعالےٰ کے فضل سے کوئی صدمہ نہیں پہونچا۔ اہالیان قادیان کے بعض مکانات کو نقصان شدید پہونچا ✦

قادیان کے اردگرد پانی ہے۔ اور آمدورفت کے راستے قریباً بند ✦

سلطنت کی اطاعت و وفاداری

(اہل ہند میں برٹش سلطنت کے ساتھ اطاعت و وفاداری کا جذبہ قائم و مستحکم کرنیکی تدبیر)

اس میں شک نہیں کہ فی زمانہ ہندوستان میں سلطنت برطانیہ کے ساتھ محبت و اطاعت اور وفاداری کا جذبہ نہ صرف پیدا ہی کرنے۔ بلکہ اسے مستحکم بنانے کی بھی اشد ضرورت ہے - اور اگرچہ اس کام کے انجام دینے کے لئے بھی خواہان ملک جن میں ہندوستانی اور یورپین حکّام دونوں ہی شامل ہیں - طرح طرح کی تدبیر اختیار کرنے اور ان کو عملی صورت میں لانے کے لئے رائے دے رہے ہیں - ان تدابیر کا اظہار بھی ہو چکا ہے - اور ان میں سے بعض بعض واقعی کارگر ہیں - لیکن اُن سے زیادہ تر صرف بالغ اصحاب ہی مستفید ہو سکتے ہیں - اور آج کے بچّے جو کل کو بااُن اور سلطنت کے شہری ہوں گے - ان کے لئے مجوّزہ تدابیر کچھ زیادہ کارگر نہیں ہو سکتی ہیں - حالانکہ میری رائے میں سب سے بڑی ضرورت بچّوں ہی میں سلطنت کی محبت اطاعت اور وفاداری کا سچا جذبہ پیدا کیا جائے ساتھ ہی ان کے دلوں میں رعایا کی مختلف اقوام کے ساتھ - بلا امتیاز ذات پات - مذہب اور رنگت کے باہمی محبّت اور ہمدردی کی خواہش پیدا کر کے اُسے مضبوط و مستحکم کر دیا جائے - اور میں بلا خوف تردید کہتا ہوں کہ جبتک بچوں میں یہ بات پیدا نہیں کی جائے گی - تب تک سلطنت اور رعایا کے درمیان اور رعایا کے مختلف فرقوں کے درمیان ملی یگانگت جو سلطنت اور رعایا دونوں ہی کے لئے مفید ہے پیدا ہونا محال ہو گا +

میرے نزدیک جو تدابیر مذکورہ بالا مدعا کے حاصل کرنے کے لئے نہایت مناسب ہے - اُسے آج میں پبلک اور حکّام کی توجہ کے لئے پیش کرتا ہوں - وہ یہ ہے کہ برطانیہ عظمیٰ میں اسکولوں میں بچوں کو ایک "خلاصہ" پڑھایا جاتا ہے - جس کا نام "سلطنت کے متعلق سوال و جواب" ہے - اس میں منجملہ اَور اَور سوالوں کے یہ بھی سوالات سکھائے جاتے ہیں :-

سوال :- برٹش رعایا کے اپنے بادشاہ کے ساتھ کیا فرائض ہیں ؟ -

جواب :- بادشاہ کی عزت و اطاعت کرنا -

سوال :- برٹش رعایا کے لئے اپنے بادشاہ کی عزت و اطاعت کرنا کیوں بمنزلہ فرض کے ہے ؟

جواب :- اس لئے بمنزلہ فرض کے ہے - کہ بادشاہ کو اختیارات حاصل ہیں - وہ خدا کی طرف سے تفویض اور عطا کئے گئے ہیں - یہ کہ بادشاہ سلطنت کے دبدبہ اور جلال کا قائم مقام ہے اور یہ کہ بہ حیثیت کانسٹی ٹیوشنل بادشاہ (وہ بادشاہ جو آئین مملکت کا پابند ہو) کے اس نے یہ حلف اُٹھایا ہے - کہ وہ قانون کی حمایت اور اپنی رعایا پر عدل و انصاف کی حکومت کریگا +

سوال :- سلطنت برطانیہ کے شہری کے فرائض کیا ہیں ؟

جواب :- اس کے فرائض یہ ہیں کہ اپنے بادشاہ کی جملہ رعایا کا وفادار دوست رہے - اور اس قسم کی زندگی بسر کرے کہ اُس کے کسی فعل یا قول سے کبھی اس سلطنت کی جس کا وہ شہری ہو توہین نہ ہو سکے - وہ ہر طریقہ سے جو اُس کے قبضہ اختیار میں ہو اپنے آپ کو اپنے بادشاہ کی ساری رعایا کی بہبودی کو ترقی دینے کے قابل بنائے چاہے وہ کسی ذات یا کسی مذہب اور کسی رنگت سے ہو -

سوال :- بہ حیثیت برٹش سلطنت کے شہری کے آپ پر برٹش سلطنت کے فرائض کیوں عاید کئے گئے ہیں ؟

جواب :- اس لئے کہ خدا نے مجھے اس سلطنت میں رکھا ہے - اس لئے کہ میں اپنے حقوق اپنی ذاتی آزادی اور نیز عام آزادی سے مستفید ہوں - جیسی کہ روئے زمین پر کسی دوسرے ملک کے لوگوں کو حاصل نہیں - اور یہی وجہ ہے کہ مجھ اس سلطنت کا وفادار اور شکر گذار ہونا چاہئیے - جو مجھے میرے حقوق - میری ذاتی آزادی اور عام آزادی سے فیضیاب ہونے میں میری حفاظت کرتی ہے"

ان سوالوں اور جوابوں میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو کہ کسی قوم - کسی مذہب - کسی ملک - اور کسی رنگ و روپ کے شخص کے مذہب - اخلاق - رسوم و رواج وغیرہ وغیرہ کے خلاف ہو - اسی لئے سلطنت سے متعلق سوالوں اور ان کے جوابوں کے خلاصہ کو جو خود برطانیہ کے اسکولوں میں آجکل پڑھایا جاتا ہے - ہندوستان کے اسکولوں میں بھی رواج دے دینا ہی بیحد مفید ہو گا - اور اس کے رواج دینے میں نہ تو ہمارے حکام کو کسی قسم کا اعتراض ہو گا - اور نہ پبلک کو کسی قسم کا تعرض اور مخالفت - نہ حکام کو کوئی زیادہ کوشش کرنی پڑے گی - جو ہم ہندوستانیوں میں باہمی ہمدردی و محبت کے جذبات اور خیالات اور سلطنت کے ساتھ وفاداری اور تابعداری کے خیالات و جذبات مستحکم بنانے کی غرض سے کسی نئی تدبیر اور تجویز کے اختیار کرنے میں لازم آتی ہے - اور اسی طرح سے نہ پبلک کو کوئی بحث یا ذکر کا جو کسی ایسی بات کے رواج کے دینے کے لئے کرنی پڑتی ہے - سامنا ہو گا - اور یہ بالکل یقینی اور درست ہے - کہ جو بات بچوں کے ذہن نشین ابتدائی تعلیم کے ساتھ ساتھ ہی کر دی جائے گی - اس کا نقشہ تا حیات ہرگز ہرگز نہیں مٹ سکتا +

۲۹x۲۳

"الاِنڈ یا شیعہ گزٹ" لکھنؤ سے یہ نیا اخبار پندرہ روزہ کی تقطیع پر جاری ہوا ہے شیعہ کمونٹی میں اس قسم کے اخبار کا اجرا شیعہ اور سنیوں میں اتحاد کا موجب ہو گا یا کم از کم باہمی منافرت کو دور کرنے میں مفید ہو گا - ہر قسم کے مناظرہ کے مضامین چھاپنے سے قطعی پرہیز کیا جانا ہے - ایسی کوششیں مفید اور بابرکت ہیں +

بتا دیا - یہی حال رامچندر اور کرشن کے ساتھ ہوا اور یہی حال حضرت عیسیٰ ع کا ہوا - اس واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد الرسول اللہ بھی لگا دیا - کہ خدا ہمیشہ ایک ہی ہے - محمد اس کا رسول ہے - اس کو کبھی خدا نہ بنا بیٹھنا - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ یہ قوم مشرک رہ چکی ہے - کہیں پھر شرک کی طرف نہ جھک جائے - اور یہ بھی خیال تھا - کہ قوم میں بڑے بڑے آدمی پیدا ہوں گے - انا الحق کہنے والے بھی پیدا ہوں گے - جب محمدؐ صرف رسول ہے تو اس کی امت میں سے کوئی کیوں کر خدا بن بیٹھیگا - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ منشاء تھا کہ دنیا سے شرک کو مٹا دیں۔

شرک مٹانے کی کوشش

ایک ڈاکٹر صاحب نے عرض کی - کہ حضرت باوجود ان کوششوں کے بھی پھر شرک مٹا تو نہیں - فرمایا ڈاکٹر کا کام ہے کہ علاج کے واسطے کوشش کرتا جائے - باوجود علاج کے لوگ مرتے ہیں - مگر پھر بھی ڈاکٹر اور اطباء ہیں - کہ اپنی طرف سے برابر کوشش میں مصروف ہیں - یہی حال روحانی اطباء کا بھی ہے وہ اپنی طرف سے برابر کوشش کر رہے ہیں - اور بہت کچھ کامیاب ہو رہے ہیں۔

آیندہ زندگی

ایک شخص نے سوال کیا - کہ عالم آخر میں جو فرق اور درجات لوگوں میں ہوں گے - وہ کس بات میں ہوں گے - نفس حیات میں یا انعام الٰہی میں فرمایا حیات بھی انعام الٰہی سے وابستہ ہے اس جہان میں دیکھو کہ ایک شخص آتشک اور جذام میں گرفتار ہے دوسرا صحیح سلامت ہے - ہر دو برابر نہیں ہو سکتے - ہر دو کی حیات بھی یکساں نہیں - حیات بھی اعضاء کے ساتھ وابستہ ہے جس کی آنکھ نہیں - اس کا یہ حصہ حیات سے خالی ہے - اللہ تعالیٰ نے ایک گروہ کے متعلق فرمایا ہے کہ لنحیینھم حیٰوۃً طیّبۃً اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ نہ مرتے ہیں - نہ جیتے - سب یکساں نہیں ہیں - اور یہ کہنا کہ وہ کونسا جسم ہوگا - ایک بیوقوفی ہے - خدا تعالیٰ کے معاملات میں گستاخی کرنا اچھا نہیں کیا میرا جو جسم ماں کے پیٹ سے نکلا تھا - وہی یہ جسم ہے بالکل نہیں - یہ جسم تو ہر وقت بدلتا رہتا ہے، من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ انسان کے اسلام کی عمدگی میں یہ بات ہے کہ بیفائدہ بات کو چھوڑ دے - بعض احادیث میں ہے کہ انسان کا ہاتھ ۶۰ ہاتھ لمبا ہوگا - اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اس کی کیفیت کیا ہوگی - بہرحال یہ ہاتھ تو اتنا لمبا نہیں ہے جس بات کا علم نہیں اس کے متعلق گفتگو نا مناسب ہے۔

قناعت

ایک شخص نے عرض کی کہ حضور بہت گرمی ہے - فرمایا - گرما میں جملہ تحائف ملتان بیان کیا جاتا ہے ہم بھی باہر سے آئے ہیں - ضرور ہے کہ گرمی برداشت کریں فرمایا جہاں ندیاں زیادہ ہوں وہاں برسات کم ہوتی ہے اگر یہاں برسات زیادہ ہوتی - تو یہ کچے مکان آباد نہ رہ سکتے۔

خدا اپنے بندوں کی پرورش کرتا ہے

فرمایا - حضرت شاہ غلام علی صاحب جب حضرت مظہر جانجاناں کے خلیفہ ہوئے تو کسی کو لنگر میں خیال نہ آیا - کہ ان کے واسطے کھانا بھیجے - اور وہ کھانا مانگنے نہ جا سکتے تھے - سات وقت یا سات روز گذر گئے - کہ بھوکے رہے اور بہت ضعف ہو گیا وقت عشا کا تھا چلنے کے لئے تاب و توان نہ تھا - کسی سے ظاہر کیا - کہ میری کیا حالت ہے - جب سب سو گئے - تو کوئی شخص آیا اور ایک کلاں باقرخانی لایا اور آواز دی کوئی ہے تو یہ لے لے - اور تو سب سوتے ہی تھے شاہ صاحب نے اوٹھ کر لیلی - نصف روٹی کھائی - تو سیر ہو گئے - خیال آیا کہ باقی نصف رکھ چھوڑیں - دوسرے وقت کام آئے گی لیکن سوچا کہ یہ تو امر توکل کے خلاف ہے - اس واسطے باقی نصف کسی کو جگا کر دیدیا - الہام ہوا - کہ اگر تو اس نصف کو رکھ لیتا تو ساری عمر اسی طرح روٹی ملتی - یہ ایک امتحان تھا - جس میں تو کامیاب ہو گیا ہے - صبح سویرے لوگوں کو خیال آیا - کہ حضرت صاحب کو کس نے کھانا کھلایا ہے - ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے شہر میں اس کا چرچا ہوا بڑے بڑے لوگ معذرت کرنیکو آئے - فرمایا تمہارا قصور نہیں - یہ ایک حکمت الٰہی تھی۔

جدید شیخ الاسلام

آستانہ کے اخبارات مظہر ہیں کہ شیخ موسیٰ کاظم جو دارالامرا کے ایک ممبر ہیں - جدید شیخ الاسلام مقرر کئے گئے ہیں - خدا ان کو اسلام و مسلمین کی دینی خدمت بجالانے کی توفیق بخشے۔

شیخ الاسلام نے مسند مشیخت پر متمکن ہوتے ہی تمام عثمانی ولایات میں اعلان کر دیا ہے کہ ہر شرعی و ملکی عہدہ دار جو شیخ الاسلام کے ماتحت ہے شرعی احکام اور نظامی قوانین میں مطابقت قائم رکھنے کی کوشش کرے - اگر اس امر میں اس سے ذرا بھی فرو گذاشت ثابت ہوئی تو ذمہ وار ہوگا -

سابق شیخ الاسلام کے مستعفی ہونیکی وجہ ضعف کے ساتھ اختلاف رائے بیان کی گئی ہے اور بعض یونانی اخبارات مظہر ہیں کہ مقدونیہ کے گرجاؤں کے متعلق جو تجویز پیش ہوئی تھی - اس کو اس استعفا میں بڑا دخل ہے -

جدید شیخ الاسلام تمام علمائے عثمانیہ میں سے زیادہ حریت پسند اور لبرل خیال کے آدمی ہیں - تقریر کرنے میں اعلیٰ درجہ کی مہارت رکھتے ہیں - وسعت نظر اور تیزی فکر میں ممتاز ہیں - شرع اسلام کے اعلیٰ درجہ کے فاضل اور قانون میں ایک نکتہ شناس ہیں کئی سال تک آستانہ کے قانونی کالج میں علوم شرعیہ کے پروفیسر رہ چکے ہیں آجکل انکی عمر تقریباً ساٹھ برس کی ہے - حریت کی تائید میں جو پرزور آرٹیکل ان کے قلم سے نکل چکے ہیں انسے انکی دھاک بندھ چکی ہے - داماد پاشا نے جب ہاؤس آف لارڈز میں تجویز پیش کی تھی کہ جلالت مآب سلطان المعظم کا اقتدار قوم کی بہ نسبت زیادہ ہونا چاہئے تو ممکن تھا کہ اس تجویز سے دستور کی بنی بنائی عمارت تباہ ہو جاتی - مگر شیخ موصوف نے کھڑے ہو کر بڑی صفائی اور خوش بیانی سے ثابت کر دیا کہ شرع اور قانون دونوں کی رو سے قوم کا اقتدار سلطان سے بڑھکر ہے - پریزیڈنٹ نے ان کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا - اور کہا کہ اس مسئلہ میں کوئی بحث شروع نہیں کیگئی مگر شیخ ممدوح نے بڑی جرأت اور استقلال سے کہا کہ اس موضوع پر بحث کرنیکا مجھے حق حاصل ہے تاکہ عام لوگوں کے خیالات میں جو اس کے متعلق ایک بے چینی پائی جاتی ہے اور وہ رفع ہو جاوے - اس روز سے شیخ موصوف کے زور طبع اور اخلاقی شجاعت کا لوہا ہر شخص مانتا ہے (اللوار)

تعلیم الاسلام بورڈنگ ہوس

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان دراصل ایک بورڈنگ سکول کی نوعیت اختیار کر رہا ہے۔ اور کچھ عجب نہیں کسی وقت اسے بالکل ہی بورڈنگ سکول بنا دیا جاوے۔

ہمارا یہ قومی مدرسہ آجکل تعطیلات موسمی کی وجہ سے بند ہے اور یکم ستمبر ۱۹۱۰ء کو انشاء اللہ العزیز کھلجاویگا بعض طالبعلموں کو ان ایام تعطیلات میں مدرسہ کی ضرورت کے لئے چندہ جمع کرنے کی تحریک کیگئی ہے۔ ایسے طلباء کو رسید کی کتابیں دیدی گئی ہیں۔ یہ توقع کرنا بے موقعہ نہیں کہ ہماری قوم ان نوجوانوں کی ہمت افزائی کرنے میں فیاضی سے کام لے گی۔ جو اس کے پاس صورت سوال پہونچیں گے۔ نوجوان طالبعلموں کو سکول کے لئے چندہ جمع کرنے کی ترغیب دینا دراصل انہیں قومی کاموں کے ساتھ ایک دلچسپی اور مذاق پیدا کرنے کی تحریک کرنا ہے۔ اور اسی غرض کے لئے مدرسہ میں یہ طریق جاری ہے ان طالبعلموں کی مستقل رپورٹ مدرسہ کے کھلنے پر شاید پبلک ہو سکے۔ اگرچہ میرا خیال ہے۔ کہ بہتر ہوتا کہ وہ ساتھ ہی ساتھ بھیجتی رہتی + طلباء کے انتظام وصولی چندہ کو زیادہ مفید اور مضبوط بنانے کی بھی ضرورت ہے مگر اب اس کے متعلق جو ہدایت دی جاسکتی ہے وہ بعد از وقت ہے۔ آیندہ انشاء اللہ العزیز ہماری زندگی میں ایسا موقعہ آیا تو ناظمان مدرسہ کی خدمت میں عرض کیا جائیگا +

اس وقت میں جو امر پیش کرنا چاہتا ہوں وہ مدرسہ کے بورڈنگ ہوس کے متعلق ہے۔ اب جبکہ بورڈروں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اور رخصتوں کے ختم ہونے پر پہلے سے زیادہ طلباء کے آنے کی امید کی جاتی ہے۔ میرا چند ضروری باتوں کا عرض کر دینا بے محل نہیں ہوگا۔ بورڈنگ ہوس میں مکانات کی قلت نے مجلس ناظم کو جدید بورڈنگ ہوس کی تعمیر کو نہایت سرعت سے طیار کر دینے کی طرف متوجہ کیا ہے۔ اور جدید عمارتیں پوری گرمی سے طیار ہو رہی ہیں

اگرچہ موسم برسات اس کام میں کچھ نہ کچھ روک ڈال رہا ہے۔ تاہم کام بڑی تیزی سے ہو رہا ہے۔ امید کیجاتی ہے کہ کئی کمرے طیار ہو سکیں گے۔ اور اگر بورڈنگ ہوس کو کلیتًہ طور پر ان جدید التعمیر کمروں میں ان کے خشک ہونے سے پہلے منتقل کر دینے میں کوئی ہرج ہؤا۔ تو امید کی جاتی ہے کہ یکم ستمبر کو بورڈنگ ہوس کا بہت بڑا حصہ باہر چلا جائے گا۔

ہمارے مدرسہ تعلیم الاسلام میں جو خصوصیت بورڈنگ ہوس کی ہے وہ دوسرے سکولوں میں بیجا بہر میں نہیں ہے اس لئے کہ بورڈنگ ہوس میں اخلاقی تربیت اور نگرانی کا انتظام نہایت مستحکم کیا جا رہا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ اچھے نگران اور ناظم بورڈنگ ہوس کو ملے ہوئے ہیں۔ ٹیٹوریل سسٹم جسکے لئے میں نے سکرٹری صاحب کو ایک وقت توجہ دلائی تھی۔ اور انہوں نے اسے تجربۃً جاری کیا ہے۔ اب غالبًا مستقل طور پر قایم رکھا جائیگا۔

طلباء کی اخلاقی تربیت اور نگرانی کی راہ میں جو بات سدراہ ہوا کرتی ہے۔ وہ ان کی فضول خرچی اور بازاری چیزوں کے کھانے کا شوق اور عادت ہے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ اپنے درس میں قریبًا ہر روز نہیں تو ہفتہ میں ایک دو مرتبہ ضرور ایسی باتوں کی شناعت بیان کرتے ہیں۔ جو طلباء کے اخلاق کو بگاڑنے والی ہوں۔

مگر مجھے افسوس کے ساتھ یہ بات معلوم ہوئی ہے۔ کہ بعض طلباء کے والدین بورڈنگ ہوس کے انتظام میں ایک قسم کی رخنہ اندازی کرتے ہیں جو سخت ناپسند کرنے کے قابل امر ہے۔ شاید بعض لوگ یہ نہ سمجھ سکیں کہ وہ رخنہ اندازی کس طرح پر کرتے ہیں۔ اس لئے میں اس کو کھولنا چاہتا ہوں۔

بورڈنگ ہوس میں رہنے والے بعض طلباء اپنے والدین جو آسودہ حال ہوتے ہیں۔ لکھ دیتے ہیں کہ ہمیں جیب خرچ ہماری مرضی کے موافق نہیں ملتا۔ یا کم ملتا ہے۔ تو وہ بورڈنگ ہوس کے ناظم کی بجائے تعریف کرنے اور اس کے شکر گذار ہونے کے شکایت کرتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں۔ کہ

ہمارے بچے کو جو مانگے دو

یہ اصل خطرناک اور طلباء کی اخلاقی زندگی کے لئے زہر قاتل ہے

جیب خرچ میں پوری آزادی اور کثرت طلباء کے اخلاق کو بہت بری طرح بگاڑنیکی خاصیت رکھتی ہے۔ ان میں فضول خرچی اور چٹورا پن کی قوتوں کو نشو ونما پانے کا موقعہ دیتی ہے۔ اور پھر اس سے شرمناک برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ پس ایسے والدین کی خدمت میں یہ التماس کرنا نہایت ضروری ہے۔ کہ اگر وہ اپنے بچوں کی پرواہ نہیں کرنا چاہتے۔ تو کم ازکم دوسرے بچوں پر رحم کریں۔ اور تعلیم الاسلام ایسی قومی انسٹیٹیوشن کی اس عزت اور شہرت کو جو اسکی اخلاقی نگرانی اور تربیت کے متعلق ہے قایم رہنے دیں۔ ان کا یہ فرض نہیں ہے کہ وہ ناظمان مدرسہ کے انتظام میں دخل دیں۔ بلکہ اُن کا فرض یہ ہے کہ ناظمان مدرسہ کو انتظام میں مدد دیں۔ مدرسہ تعلیم الاسلام جس قسم کے طالب علم طیار کرنا چاہتا ہے وہ اسی کے انتظام اور قایم کردہ اصولوں اور ضوابط کی پابندی سے ہونگے۔ اگر خدا کا فضل شامل حال ہوا و مدرسہ کے ناظم ہمیشہ اس خیال میں ہیں۔ کہ طلباء میں اخوت اور وحدت کے نقش گہرے طور پر پیدا کیئے جاویں۔ اور انہیں اپنی آیندہ زندگی میں۔ ایک مُفید افراد قوم بنانے کی کوشش کی جاوے۔ اور اقتصاد کے پہلو کو نمایاں کیا جاوے۔ اسلیئے عالی حوصلہ والدین اس روپیہ کو جو وہ بچوں کے جیب خرچ پر خرچ کرنا چاہتے ہیں۔ اگر مدرسہ کی دوسری ضروریات پر خرچ کرنے کے لئے وسعت حوصلہ سے کام لیں تو شاید زیادہ مفید ہو۔

میں نے ناظمان بورڈنگ کو اس تجویز کی طرف متوجہ کیا ہے کہ بورڈروں کے جیب خرچ کی رقم کو قطعًا بند کیا جاوے۔ اور انہیں اپنے ہاتھ سے اشیاء خریدنے کا موقعہ نہ دیا جاوے۔ بلکہ اُن کی ضروریات کو بورڈنگ میں

میں تجھ پر بھروسہ رکھونگا۔ اور اپنی خودی کو مٹا کر تیری ہستی میں فنا ہونگا۔ نہ اس لئے کہ فنا و بقا کے راز مجھ پر کھلیں۔ بلکہ صرف اس لئے کہ تیرا جلال ظاہر ہو۔ اور گنہگار خلق تجھ کو دیکھے۔ کوئی ہے کہ میری اس دعا پر آمین کہے اور میں اس کی ایسی دعا پر کہوں مرحبا۔ اور پھر کہوں آمین اے خدا! کاش! تیری روشنی کا تار ایک فلک پر گزر ہو اور وہ لوگ جو نئے زمان اور وہ بھی جو حقیقت کو جاننے والے ہیں دیکھیں کہ ہندوستان میں ایک شاندار قوم کی حیات و ممات کا فیصلہ کس قدر قریب آ گیا ہے۔ جو موجودہ صدی کے خاتمہ سے پہلے صرف ایک تدبیر کی کامیابی سے زندہ اور ایک تدبیر میں ناکام رہنے سے فنا ہو سکتی ہے۔ یعنی دس کروڑ غریب اور نیچ قوموں کو مسلمان بنانے میں کامیابی اور ناکامی سے۔ اس تدبیر کی ناکامی بہت بڑا فدیہ لے گی۔ یعنی کروڑ مسلمان جو دین کو پورا پورا نہیں سمجھتے۔ ان کو بھی ہم سے چھین لے گی بس ایک طرف تجارت دوسری طرف عذاب ہے کاش! سمجھنے والے سمجھیں۔ (سید عبد السلام دہلی)

مسلمانان روس

افسوس کہ حکومت روس اپنی قدیمی عادت کے موافق ناکردہ گناہ غریب مسلمان رعایا پر آرام و آسایش کا دروازہ تنگ کرنے اور ان کو ہدف مصائب بنانے میں مصروف ہے۔ اس کی تائید میں ہم بعض معتبر اخبارات کے بیان پیش کرتے ہیں۔

ایک عثمانی اخبار جو فرانسیسی زبان میں نکلتا ہے۔ رقمطراز ہے کہ ان آخری ایام میں ارتھوڈاکس لوگوں کے مشن شہر قازان میں جمع ہوئے۔ جو روسی قلمرو میں ایک مشہور اسلامی شہر ہے۔ ان مشنوں نے دو امور کے متعلق بڑا غور و فکر کیا۔

ایک تو یہ کہ اسلام کے شیوع کا مقابلہ کیونکر کیا جاوے جو حیرت انگیز سرعت سے اپنا کام کر رہا ہے۔

دوم یہ کہ مسلمانوں کو اپنے دین سے پھیر کر عیسائی مذہب کی طرف کس طرح مائل کیا جاوے۔

ان مشنوں نے اپنی رپورٹوں سے ظاہر کیا۔ کہ شرقی روس میں اسلام نہایت تیزی سے پھیل رہا ہے یہانتک کہ خود ان کا مشاہدہ ہے کہ بعض علاقے جو قدیم سے خالص ارتھوڈکس تھے۔ ان کا ایک بڑا حصہ مسلمان بن چکا ہے۔ اور ان آخری برسوں میں چار ہزار ارتھوڈاکس اسلامی عقیدے کے تابع ہو گئے ان مشنوں کی تحقیق کے موافق نو مسلموں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ خصوصاً ان علاقوں میں جہاں مسلمانوں اور عیسائیوں کی مخلوط آبادی ہے شیوع اسلام کا سب سے اہم نقطہ روس کا شمال مشرقی علاقہ ہے۔ کیونکہ یہاں بت پرست قومیں آباد ہیں یہی وجہ ہے کہ اسلام کے پھیلنے میں یہاں کوئی مانع پیش نہیں آتا۔

یہ مشن بڑے زور شور سے بحث کرتے اور ایسی تجاویز نکالنے میں مصروف ہیں جن سے اسلام کی ترقی کو روکا جا سکے۔ مباحثین میں سے قلیل لوگوں کی رائے ہے کہ ارتھوڈاکس کی اندرونی اصلاح لازم ہے۔ اور گرجاؤں کی حسب تقاضائے وقت اصلاح اور مشنریوں کی تعلیم پر زور دینا چاہیئے۔ مگر کثرت رائے کا میلان اس طرف ہے کہ یہ محض جزئی وسایل ہیں۔ جو اصل مقصد پر کامیاب ہونے کے لئے کافی نہیں اول گرجاؤں کی مالی حالت تسلی بخش ہونی چاہیئے پھر ایسے قواعد مرتب ہونے چاہیئے۔ جو لوگوں کو مذہب عیسوی کی حمایت اور اسلام کی ترقی کے سد باب پر آمادہ کریں۔ اسلامی اخبارات ان مشنوں کے مذکورہ مقاصد پر بہت برا منا رہے ہیں۔ اور خوف ظاہر کرتے ہیں کہ کہیں گورنمنٹ بھی ان کو مدد دینے پر آمادہ نہ ہو جائے۔ حالانکہ وہ جانتی ہیں کہ مشنوں کے مقاصد ۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء کے سرکلر کے مخالف ہیں۔

روس میں جو تعصب اور کورباطنی اسلام کے برخلاف استعمال کیجاتی ہے اس کا واضح ترین نمونہ یہ ہے۔ کہ تاشقند کے حاکم نے وسطی روس میں عام مسلمانوں کو ایک سرکلر کے ذریعے سے حکم دیا ہے۔ کہ اپنی مسجدوں خانقاہوں۔ اور مدرسوں میں قیصر و قیصرہ روس کی تصویر آویزاں رکھیں۔ اور پولیس نے فوراً اس حکم کی تعمیل کرانے کے لئے جبری کارروائی شروع کر دی۔ روس کے مسلمان علماء اور اساتذہ مدارس نے اس پر چیخنا چلانا شروع کیا۔ کہ ہم اس حکم کی تعمیل نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ہمارا مذہب مساجد و دیگر مذہبی مقامات میں کسی تصویر کے آویزاں کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ مگر حاکم نے ایک نہیں سنی۔ اور فوراً تعمیل حکم کی تاکید کی۔ مسلمانوں نے وزارت داخلہ کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ وہاں سے جواب ملا۔ کہ اس امر کے متعلق کوئی فیصلہ دینا وزارت کا فرض نہیں۔ آخر بیچارے مسلمان وائسرائے ترکستان کی بارگاہ میں دادخواہ ہوئے۔ جس نے اس مسئلہ کو ایک کمیٹی کے پیش کیا۔ تاکہ وہ اسلامی عقائد کے موافق اپنی رائے ظاہر کرے۔ مگر کمیٹی مذکور کے ممبر کسی امر پر متفق نہیں ہوئے۔ اس لئے گورنمنٹ روس اس مسئلے کے متعلق کچھ فیصلہ نہیں دے سکی۔ مسلمانوں نے درخواست کی ہے۔ ٹرکی کے باب عالی سے اس مسئلے میں استصواب کیا جائے۔ مگر ترکی کے نوجوان وطن پرست ارکان اس مسئلہ میں دخل دینا نہیں چاہتے۔ کیونکہ یہ مسئلہ روس کی داخلی حالت سے تعلق رکھتا ہے۔ (الانوار)

اگر یہ خبر ترک نوجوانان کے متعلق صحیح ہے تو ان کی دینی حمیت کا خاتمہ ہو چکا۔ روس تو عیسوی مذہب اور عیسائی لوگوں کی حمایت کے لئے ٹرکی کی داخلی حالت کو ہمیشہ باپ کا گھر سمجھتا رہا ہے۔ اور یہ بیچارے ایک دینی مسئلے میں رائے لگانے تو فقط روس کی داخلی حالت کے ذکر سے سہمے جاتے ہیں۔

(روزانہ پیسہ)

حضرت امیر المومنین کے ملفوظات

سفر ملتان کے حالات برادرم مکرم مفتی محمد صادق صاحب نے شایع کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ میں ان میں سے صرف ان ملفوظات کا اندراج ضروری سمجھتا ہوں۔ جو حضرت نے مختلف موقعوں پر فرمائے ×(ایڈیٹر)

شیطانی خواب سے حفاظت شہادت کے بعد حضور مکان پر تشریف لائے۔ پہلے تو ارادہ تھا۔ کہ اسی روز واپس آجاتے۔ مگر بعض معززین ملتان کے اصرار سے ایک روز قیام کرنا منظور فرمایا۔ بہت سے بیمار حاضر ہوئے اور شام تک یہی سلسلہ جاری رہا دوسرے دن بھی پھر شام تک یہی سلسلہ جاری رہا۔ درمیان میں بعض لوگ کچھ مسایل بھی دریافت کر لیتے۔ ایک شخص نے عرض کی کہ مجھے بہت خوابیں آتی ہیں میں نہیں جانتا کہ ان میں کچھ شیطانی بھی ہوں۔ فرمایا کہ تم سونے سے قبل قل اعوذ برب الفلق۔ اور قل اعوذ برب الناس ہر دو سورتیں پڑھ کر ہاتھ پر پھونک کر سارے بدن پر ہاتھ پھیر لیا کرو۔ اور لاحول ولا قوۃ پڑھا کرو۔ اس سے تم محفوظ رہو گے۔ بُرا خواب آوے تو اعوذ پڑھو۔ اور لاحول پڑھو۔ اور بائیں طرف تھوک دو۔ اللہ تعالیٰ اس کے شر سے تم کو محفوظ رکھیگا۔

نماز کی تاکید فرمایا نماز سنوار کر پڑھو۔ وہ شخص غافل ہے جو نماز کو چھوڑتا ہے۔ زمین و آسمان کے بادشاہ کے حضور کھڑے ہو کر بات کرنے کا موقعہ انسان کو نماز میں ملتا ہے۔ اسکی طرف پوری توجہ کرنی چاہیئے اور اس میں غفلت اور سستی ہرگز مناسب نہیں ہے۔

ہندوں کا خدا کس طرح خوش فرمایا ایک ہندو ڈاکٹر تھا۔ اس سے میں نے دریافت کیا کہ ڈاکٹر صاحب کیا آپ بھی مذہب ہندو کے قایل ہیں۔ اس نے کہا کہ میں اس مذہب کا بہت شکر گذار ہوں کیونکہ اس مذہب میں ایک ایسی خوبی ہے جو کسی مذہب میں نہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ ہندو رہنے کے واسطے صرف اتنی بات کافی ہے کہ کھانا کسی دوسرے کے ساتھ ملکر نہ کھائیں صرف اتنی پرہیز سے ہمارا مذہب قایم رہ سکتا ہے اور بس۔

کیا احمدی ہاتھ اوٹھا کر دُعا مانگتے ہیں؟ ایک شخص نے سوال کیا۔ کہ حضور ہم ہمیشہ دیکھتے چلے آئے ہیں۔ کہ سب مسلمان نماز کے بعد ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگا کرتے ہیں۔ مگر آپ کی جماعت نہیں کرتی۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہم ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگنے کے منکر نہیں بلکہ قایل ہیں۔ اور ہم وقتاً فوقتاً۔ اس طرح دعا مانگتے ہیں۔ چنانچہ جب کوئی بیعت کر چکتا ہے۔ تو اس وقت بھی ساری جماعت موجودہ ہاتھ اُٹھا کر دعا کرتی ہے۔ اکثر درس قرآن مجید کے بعد بھی لوگوں کی درخواست پر اس طرح دعا کیجاتی ہے۔ لیکن نماز کے بعد اس طرح دعا مانگنا مسنون نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پہلی سنتیں گھر سے پڑھ کر باہر تشریف لایا کرتے تھے۔ اور پچھلی سنتیں پھر گھر میں جاکر پڑھتے تھے۔ فرضوں کے بعد فوراً چلے جاتے تھے یہی طریق حضرت مرزا صاحب کا بھی تھا اور اکثر اولیاء اللہ ایسا ہی کرتے تھے۔ مگر بعض بزرگوں نے دیکھا کہ لوگ اس طرح سنتوں کے ادا کرنے میں غفلت کرتے ہیں۔ اور فرضوں کے بعد فوراً گھر چلے جاتے ہیں تو پھر سنتوں کی ادائیگی میں سستی کرتے ہیں۔ اسواسطے انہوں نے یہ عادت ڈالی۔ کہ نماز مسجد میں ہی پوری ادا کی جائے۔ نماز ساری دعا ہے۔ لوگوں نے نماز کو ایک اور شے سمجھا ہے۔ اس کو جلدی جلدی پورا کر لیتے ہیں۔ اور پھر دعائیں ہاتھ اوٹھا کر لمبی دعائیں مانگتے ہیں۔ نماز کے اندر جو اصل قبولیت کا وقت ہوتا ہے ان کے دل خشک ہوتے ہیں اور پھر دعا میں کچھ رقت ظاہر کرتے ہیں۔ حالانکہ اصل دعا کا وقت تو نماز کے اندر ہے۔ کھڑے ہوئے رکوع میں سجدہ میں۔ بیٹھے ہوئے نماز کے اندر دعا مانگنی چاہیئے۔ اب ایک رسم پڑ گئی ہے۔ کہ نماز پڑھ کر امام مقید ہو کر بیٹھتا ہے کہ لوگ فارغ ہوں تو دعا کرے تب اسکی بند خلاص ہو۔ پھر لوگ ہیں کہ دعا پر دعا کی تحریک کرتے چلے جاتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے دعا کرو کہ بندی والوں کی بند خلاص ہو۔ کوئی کہتا ہے دعا کرو بیماروں کو شفاء۔ دعا کے واسطے شرط اضطراب اور جوش ہے۔ وہ ان کو حاصل نہیں پھر دعا کیسی چاہیئے۔ کہ نماز کے اندر دعا کیجاوے۔

استقامت فرمایا بچپن سے میں جن سچائیوں پر قایم ہوں۔ آجتک میں ان کو راست پاتا ہوں۔ اور انہیں پر قایم ہوں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

وساوس کس طرح دور ہوں ایک شخص نے سوال کیا کہ حضور مجھے نماز میں۔ وساوس بہت آتے ہیں۔ اُن کا کیا علاج کروں۔ فرمایا نماز کے معنے سیکھ لو۔ اور معنوں کی طرف توجہ کرکے نماز پڑھو۔ انشاء اللہ تعالیٰ حضوری حاصل ہوگی وساوس کی پرواہ نہ کرو۔ جہاں مال ہوتا ہے وہاں چور بھی آتا ہے۔ تم اپنی طرف سے کوشش کرتے رہو۔ آگے خدا تعالیٰ حفاظت کرنے والا ہے۔

چلتی کل اچھی ایک بیمار کو جو چل پھر نہ سکتا تھا۔ فرمایا۔ یہ کل بھی چلتی ہی اچھی لگتی ہے۔ انسان کیواسطے لازم ہے کہ ہر وقت خدا کا شکر کرتا رہے۔

روحانی و شیطانی جوش فرمایا جو روحانی جوش ہوتا ہے اسکے ساتھ سرور قوت اور امداد الٰہی ہوتی ہے اور جو شیطانی جوش ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ یہ باتیں نہیں ہوتیں۔ یہی ایک امتیازی نشان ہے۔

رُوح کا علاج ایک شخص نے عرض کی۔ کہ یاحضرت میری روح بیمار ہے۔ اسکے واسطے کوئی علاج آپ بتلائیں۔ فرمایا میں وہ علاج بتلاتا ہوں۔ جسکے بتلانیوالا اللہ تعالیٰ ہے اور لانیوالا محمد رسول اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بندے جو دنیا میں آئے اور اپنے تجارب کی باتیں بتلا گئے وہ باتیں سب سے عمدہ اور سب سے آسان ہیں۔ جس نے فطرت بنائی اسی کا کلام ہے۔ البتہ ضروریات اور حالات ہر شخص کے واسطے الگ ہیں۔ آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات کو یاد کرکے درود شریف پڑھا کریں۔ اور الحمد شریف پڑھا کریں۔ اور یہ دعا پڑھا کریں۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

خوش اور ذوق اسکا وقت ہے۔ چلتے اُٹھتے۔ بیٹھتے جب میسر آوے اس کو پڑھو۔

کلمہ شریف۔ فرمایا جو نبی دنیا میں آیا۔ اس نے توحید سکھلائی۔ توحید ہی سب کا اصل ہے۔ مگر پچھلوں نے بجائے توحید کے خود توحید بتلانیوالے کو خدا کا شریک

مختصر نوٹ

سلسلۂ عالیہ احمدیہ کا اعجازی اثر

سلسلۂ عالیہ احمدیہ کے ذریعہ مسلمانوں میں بہت سی اصلاحیں ہوئی ہیں۔ منجملہ اُن کے بعض کا یہاں ذکر کرنا مجھے مقصود ہے شیعہ۔ سُنی۔ اور مقلد۔ غیر مقلد کے جھگڑے جو اس سے پہلے مسلمانوں میں بدقسمتی سے پائے جاتے تھے۔ احمدی ہونے کے بعد ان لوگوں میں قطعاً مٹ گئے۔ بہت سے شیعہ احمدی ہوئے۔ اکثر مقلد۔ اور غیر مقلد اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ اب ان میں کسی قسم کا تنازع رہا ہی نہیں۔ اس سے بڑھکر اور کرامت کیا ہوگی؟۔

پھر بہت سی بدعات مسلمانوں میں پیدا ہو گئی تھیں مثلاً محرم۔ یا شب برات۔ وغیرہ کی بدعات۔ احمدیوں میں کوئی ان کو جانتا بھی نہیں۔ اس طرح پر بہت سی بیہودہ رسومات شادی اور غمی کی جو فضول خرچی کیوجہ سے۔ اور اخلاقی اور دینی طور پر قابل اعتراض تھیں۔ وہ سب کی سب مٹ گئیں۔ اور ایک احمدی کی شادی اور غمی کی تقریبیں بعینہ اسی رنگ سے ہونے لگی ہیں جسطرح آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوا کرتی تھیں اس قسم کی پاک تبدیلی اور پاک اصلاح کا پیدا ہو جانا کسی معمولی قوت اور طاقت کا کام نہیں۔ بلکہ یہ ماننا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور تائید کا نشان ہے۔ کاش ہمارے مخالف اس نکتہ پر غور کریں

جزاک اللہ احسن الجزا

اختلاف رائے ایک الگ چیز ہے۔ اور یہ مبارک ہے۔ اور اسی لئے اختلاف رائے رحمت ہے۔ کیونکہ اختلاف رائے کے باعث اجتہادی قوتوں کا نشو ونما ہوتا ہے۔ اور قرآن مجید اور آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات طیبات میں غور و فکر کرنے کا ملکہ پیدا ہوتا ہے۔ اختلاف رائے کو مخالفت اور عداوت کا ذریعہ کبھی نہیں ہونا چاہیے ہمیں اپنے اندرونی مخالفین سے یہ شکایت رہی ہے کہ وہ ہمارے ساتھ بعض مسایل میں اختلاف رکھتے ہوئے بھی اغراض مشترکہ میں علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ اور مخالفین اسلام کو ہنسی کا موقعہ دیتے ہیں۔ میں اس امر کو خوشی سے ظاہر کرتا ہوں۔ کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اس معاملہ میں فراخدلی کا اظہار کیا ہے۔ اور آریوں کے دریدہ دہن اخبار مسافر کو جواب دیتے ہوئے لکھدیا ہے۔ کہ اگر تم قادیانی پارٹی ہی کا مقابلہ منظور کروگے۔ تو سب سے پہلے منظوری پر دستخط کرنے والا میں ہونگا۔ کچھ شک نہیں یہ سپرٹ نہایت عمدہ اور قابل تعریف ہے۔ اگر مسلمانوں کے اندر اس قسم کے خیالات پیدا ہو جائیں۔ تو ان کی مجموعی قوت بڑھ جاوے اور وہ بھی وہی کام کرنے لگیں۔ جو اشاعت اسلام کے لئے پہلے ہو چکے ہیں۔ خدا کرے یہ روح ہم میں پیدا ہو جاوے اور ہم باہمی اختلافات کو عداوتوں کا ذریعہ نہ بنالیں۔ آمین +

مولوی محمد حسین اور اُنکے لڑکے

مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی کے لڑکوں کے قادیان سے چلے جانے کے متعلق اہلحدیث میں ایک مضمون شایع ہوا ہے۔ جس کے متعلق میرا خیال ہے کہ وہ مولوی محمد حسین صاحب ہی کی تحریک سے لکھا گیا ہے۔ خدا کرے یہ خیال غلط ہو۔ میں نے پسند نہیں کیا تھا۔ کہ اس معاملہ کو پبلک کروں۔ لیکن جب کہ مولوی محمد حسین صاحب نے پبلک کرنا چاہا ہے۔ تو اس پر وضاحت سے لکھنا پڑے گا۔ شیخ عبد العزیز صاحب نے اس مضمون میں بہت سی غلط بیانیاں کی ہیں۔ جنکی تردید ضروری ہے۔ اس لئے قبل اس کے کہ اصل واقعات سے پبلک کو خصوصاً اعیان اہلحدیث کو آگاہ کیا جاوے۔ میں اس نوٹ کے ذریعہ مولوی محمد حسین صاحب کو آگاہ کرتا ہوں کہ وہ اپنے قلم سے اہلحدیث میں شایع شدہ نوٹ کی تردید یا تائید کریں۔ اگر انہوں نے اس کے متعلق کچھ نہ لکھا۔ تو سمجھا جاویگا۔ کہ یہ نوٹ انہیں کا لکھا ہوا ہے پھر مولوی محمد حسین صاحب کے اصل خطوط کے ذریعہ ان واقعات کو پبلک کے سامنے رکھدیا جائیگا جو لڑکوں کے قادیان سے جانیکا موجب ہوئے ہیں۔ مولوی صاحب کے لئے بہتر تھا۔ کہ وہ اس پر کچھ نہ لکھتے۔ امید ہے۔ اہلحدیث اس نوٹ کو ضرور چھاپ دیگا۔

گورداسپور میں جلسہ

جیسا کہ گذشتہ اشاعت میں لکھا گیا ہے ۸۔ اگست ۱۹۰۷ء کو گورداسپور میں صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور کی صدارت میں قیصر آنجہانی کی یادگار کے لئے فراہمی فنڈ کے لئے ایک شاندار جلسہ احاطہ کچہری میں ہوا۔ صدر جلسہ نے نہایت صفائی کے ساتھ اُردو میں جلسہ کے انعقاد کے اغراض اور ایڈورڈ میموریل فنڈ کی ضرورت اور یادگار کی نوعیت پر تقریر کی اور تحریک کی کہ اسکے لئے روپیہ جمع کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی ہونی چاہیئے۔ جو گورداسپور میں قایم ہوئی ہے صاحب موصوف کی تقریر کے بعد آنریبل گابریل صاحب پلیڈر نے مختصر تقریر کے ساتھ پہلا ریزولیوشن پیش کیا۔ اس ریزولیوشن کی تائید میں مسلمانان ضلع گورداسپور کے لیڈر اور گورداسپور بار کے ایک درخشندہ ممبر شیخ علی احمد صاحب پلیڈر نے تقریر کی اور اس ریزولیوشن کی تائید کی۔ شیخ صاحب نے اپنی تقریر کو ایڈورڈ میموریل کی ضرورت اور اس کی نوعیت پر کہ وہ میڈیکل کالج اور ہسپتال کی توسیع کی صورت میں ہو کھول کر بیان کیا تھا۔ کہ عوام بخوبی سمجھ لیں۔

اور پھر یہ بھی بتایا کہ جیسا کہ انہوں نے لاہور میں ہز آنر لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر کے الوداعیہ بیان کیا تھا۔ کہ ملک اس مبارک یادگار کے لئے ہر طرح چندہ دینے کو طیار ہے۔ اور یہ بھی کہا کہ مجھے اس مجوزہ چندہ کے وصول ہونیکا ایسا یقین ہے کہ میں وعدہ کرتا ہوں۔ اگر یہ چندہ پورا نہ ہو۔ تو میں اسے اپنی ذاتی جائداد سے پورا کر دونگا۔

فی الواقع یہ بڑی اولوالعزمی اور حوصلہ کا کام ہے میں سمجھتا ہوں کہ شیخ صاحب کا انفلوئنس مسلمانوں میں ایسا ہے کہ وہ انکے اس اعتبار کو قایم رکھنے کے لئے ضرور اس قدر رقم جمع کر دیتے۔ جسکا وہ وعدہ کرتے۔

پھر شیخ صاحب نے نہایت شرح صدر سے اپنے چندہ کا اعلان کیا کہ وہ ڈیڑہ ہزار اس غرض کے لئے دیں گے۔ ابھی تک ضلع گورداسپور میں اس سے زیادہ چندہ اس غرض میں کسی نے نہیں دیا۔ پھر ریزولیوشن پیش ہوئے۔ اور پاس ہوئے جن کی تحریک اور تائید چند اور صاحبان نے کیں۔ بابو گنڈا سنگھ صاحب نے بھی ایک تقریر ایک ریزولیوشن کی تائید میں کرتے ہوئے کی مجھے افسوس ہے کہ ان کی تقریر میں جو نہایت

[illegible]

گورنمنٹ برطانیہ کے برکات و شکر منت کے اظہار کے لئے بہت سی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ممکن ہے تقریر کی رو میں انہو ایسے فقرات نکل گئے ہوں۔ بہرحال بابو گنڈا سنگھ صاحب کی تقریر اپنی نوعیت میں بہت عمدہ اور موثر تھی۔ اگرچہ اس جلسہ کا منشاء روپیہ لینا تھا۔ بلکہ روپیہ کی تحریک کرنا تھا۔ تو بھی چندہ جمع ہونا شروع ہو گیا۔ [illegible] ہزار روپیہ کا اعلان صاحب صدر جلسہ نے کیا۔ چونکہ یہ تجویز ہوا ہے کہ مجوزہ عمارت یادگار میں ایک بازو ضلع گوجرانوالہ کی طرف سے کر دیا جاوے۔ اس کے لئے پچاس ہزار روپیہ مطلوب ہوگا اسلئے ضلع گوجرانوالہ کی طرف سے یادگار فنڈ میں پچاس ہزار بھیجنے کی تجویز ہوگی۔ میں اس کی کامیابی دل سے چاہتا ہوں۔

آریوں میں نئی تحریک

آریہ سماج میں شدھی کے ساتھ ہی ایک نئی تحریک غیر آریوں کے ساتھ کھانے پینے کی شروع ہوئی ہے۔ عیسائیوں اور مسلمانوں کے ساتھ کھانے پینے کے سوال پر بحث کا بازار گرم ہے۔ لالہ [illegible] صاحب اس کے موئد ہیں اور مخالف پنڈت تلسی رام صاحب [illegible] سماج کے ایک لیڈر ہیں۔ وہ اس کے خلاف ہیں۔ سوامی شردھانند صاحب بھی خلاف ہیں۔ غرض یہ تحریک بڑے زور شور کے ساتھ شروع ہوئی ہے۔ سوشل پہلو سے اس کے نتائج قابل غور ہونگے مسلمانوں کو ابھی سے سوچنا چاہئیے۔ کہ یہ تحریک ان کے مذاہب پر کیا اثر کرے گی۔

کیا بھنگی ہمارے قریب تر ہیں؟

آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک متحدہ کے پریذیڈنٹ پنڈت تلسی رام سوامی جی نے لالہ گوکل چند جی کو خط و کتابت کے دوران میں لکھا ہے "بھنگی ان پڑھ ماتر ہی ہیں" لیکن آریہ دھرم کے مخالف نہیں ہیں۔ اور مسلمان و عیسائی کی نسبت وہ زیادہ قریبی ہیں۔ چھوت چھات کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے۔ ان میں میرے مضامین کا کوئی جواب [illegible] میں سے ان کا نوٹس لینا فضول ہے۔ لیکن پنڈت تلسی رام صاحب کی یہ دلیل بالکل نئی معلوم دیتی ہے۔ اس شکوک رفع کرنے کے لئے ایک سوال کر دیتا ہوں۔ یجروید کے ۱۰۲۶ دھیائے کے دوسرے منتر کی موجودگی میں کیا ایک آریہ سماجی کے لئے کوئی شخص نزدیک یا کوئی بہت دور ہو سکتا ہے؟ کیا پنڈت جی کو معلوم ہے کہ بھنگی لوگ لال بیگ کو اپنا دیوتا مانتے ہیں۔ اور ان میں سے بہت مردار کھاتے ہیں۔ پنڈت جی نے اپنی عمر میں بہت سے عیسائیوں سے ہاتھ ملایا ہوگا۔ [illegible] دل مسلمانوں سے مصافحہ کیا ہوگا۔ اور ان اصحاب کے ساتھ ایک بستر پر تو سینکڑوں بار بیٹھے ہونگے۔ کیا کبھی بھنگی سے بھی ہاتھ ملایا؟ اور کیا کبھی ان کے ساتھ ایک بستر پر بیٹھے ہیں۔ امید کرتا ہوں۔ کہ اگر پنڈت جی زیادہ غور کریں گے تو ان کو ماننا پڑے گا۔ کہ مشہور علم سنسکرت کے فاضل سید علی بلگرامی جسٹس عبدالرحیم۔ ڈاکٹر پینل۔ پادری انڈریوز اور برہم چاری بروکس کے بجائے نرا بھنگی ہم آریہ سماجیوں سے زیادہ قریب نہیں ہو سکتا اور جب کوئی بھنگی ہمارے قریب ہوگا۔ تب وہ بھنگی کہلانے کے قابل ہی نہ ہوگا۔ پرماتما ہم سب کو طاقت دے کہ ویدک عالمگیری مذہب کو ہم اس کے اعلےٰ معیار سے گرا کہیں تنگ راستہ نہ بنا بیٹھیں (روزانہ ملاپ)

اشاعت اسلام

سبجکٹ پر پیسہ اخبار میں کافی طبع آزمائی ہو چکی۔ پیسہ اخبار کے نامہ نگاروں کے لئے اب یہ کام نہیں ہونا چاہیئے کہ وہ ایک ہی مضمون ایک ہی خیالات کا بے ربط اعادہ کرتے رہیں۔ بلکہ اب ان کا کام یہ ہے کہ کوئی خدمت اپنے ذمہ لیں اور اس کو انجام دینے میں لیاقت ہمت اور روپیہ صرف کریں۔ لگے برس میں نے اس سبجکٹ پر مضامین کا ایک سلسلہ لکھا اور اس کے علاوہ بہت سی خط و کتابت اور بحث کی۔ مگر میں اعتراف کرتا ہوں کہ یہ طریقہ درست نہ تھا۔ ضرورت یہ ہے کہ جب قوم میں تحریک پیدا ہو جاوے۔ یا قوم میں کوئی باثر تحریک پیدا کرنی مقصود ہو تو خاموشی سے عملی نمونہ بننے کی کوشش کی جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اشاعت اسلام کی ضرورت پر اب کوئی نئی بات کہنے کو باقی نہیں ہے۔ کام کرنا چاہیئے کیونکہ خیالات سب ختم ہوئے کام کوئی بھی شروع نہیں ہوا۔ انجمن خادم المسلمین کی ہستی کو زندہ کی ہستی میں فنا کر دینے سے میرا اور میری جماعت کا مقصود یہی تھا۔ کہ خاموشی سے کوئی خدمت انجام دیجاوے۔ جس کے انجام دینے میں خدا کی توفیق کے ہم خواستگار رہیں اور امید رکھتے ہیں کہ قوم کے لئے ہم اپنی ہستی کو کسی نہ کسی حد تک اس قابل ثابت کر سکیں گے۔ کہ اس پر لفظ فضول کا اطلاق چشم حقیقت بین کو گوارا نہ ہو۔

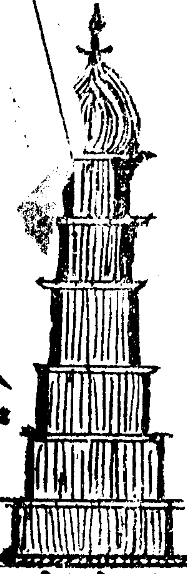
میرے خیال میں اشاعت اسلام کے لئے سب سے بڑی ضرورت روپیہ کی نہیں۔ کام کرنیوالوں کی ہے جن میں خلوص ہو۔ عقد ہمت ہو ایثار علی النفس ہو۔ مگر یہ اوصاف مدت ہوئی ہم سے چھن چکے ہیں۔ اور تجربہ نے مجھے اس اعتقاد پر راسخ کر دیا ہے کہ ہمارے ہاں قحط الرجال ہے۔ خلوت و جلوت میں تحریر و تقریر میں ہمارے بہت سے بھائی لپنے خلوص اور اپنے درد اسلام کو علوم حقہ کے اصول منوانے کا درجہ دینے کے آرزومند رہتے ہیں۔ مگر اکثر طبل تہی باطن میں صحیح ثابت ہوتے ہیں۔ اور سننے بہت ہیں۔ دیکھنے کو کچھ بھی نہیں گویا فردوس گوش نصیب۔ مگر جنت نگاہ سے محروم دنیا میں کوئی بیماری نہیں ہے کہ لاعلاج ہو۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ روحانی اور اخلاقی امراض بھی ضرور اس قحط الرجال کو دیکھ کر یاس کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ مگر امید جلد پہلو بدلتی ہے۔ اور یاس کی کلفت دل سے ٹل جاتی ہے۔ میرا اعتقاد یہ ہے کہ خدا کی یاد پورا کرنے کے لئے ہر حالت میں کچھ نہ کچھ کئے جانا بس یہی کلید نجات ہے۔

مگر یہ اعتقاد غلط ہے۔ نہیں خدا کی رحمت پر بھروسہ رکھنا غلطی نہیں ہے۔ گوتم بدھ نے دنیا کو یہ سکھانا چاہا کہ لوگ اپنی ہستی پر اعتماد کریں۔ مگر اے خدا!

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

بیشک خدا کسی قوم کی حالت تبدیل نہیں کرتا جب تک قوم اپنی حالت تبدیل نہ کرے



الحکم

جلد ۱۴

سنہ ۱۹۱۰ء

(قادیان دارالامان)

شرح قیمت جو ہر حال میں پیشگی لیجائیگی۔

عوام سے ... ... صہ

خواص سے ... ... عہ

ہندوستان سے باہر ... ... سے

غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے صرف ... ... ۱۲ آنہ

دو ہی شفا بینی غرض دارالامان بیبی

چھوکیم بانو کرانی چھاپ قادیان بیبی

قادیان دارالامان سے کارخانہ انوار احمدیہ سے ہر انگریزی مہینے کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو شایع ہوتا ہے۔

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر و پرنٹر و پبلشر چھپ کر شایع ہوا۔

بچوں کی تندرستی

والدین کے لئے ہمیشہ گھر سے تعلق خاطر موجب ہوتا ہے اگر بچہ سست یا پژمردہ اور بھوک اٹھ گئی ہو تو اس کو فوراً اسکاٹس ایملشن دیں۔ اس کے دودھ میں چند قطرے ملا دینے سے بچہ میں بڑا فرق پڑھ جائیگا اور وہ خوش و خورم اور بشاش ہو جائیگا۔ جو تندرستی کی یقینی علامت ہے۔

استعمال کے چند روز بعد نتیجہ معلوم ہو جاتا ہے۔ ہاتھ سے نہیں چھوا جاتا۔



اسکاٹ اینڈ بون لمیٹڈ مینوفیچرنگ میسس لنڈن

کیا آپ بیمار ہیں؟

جبکہ آپ کی طبیعت درست نہ ہو اس سے کچھ بحث نہیں کہ کونسی شکایت ہے آپ ضرور خود سے یہ سوال کیجئے۔ کہ آیا دن بھر میں ایک مرتبہ دست صاف ہو جاتا ہے اگر یہ بات نہ ہو تو رات کو سوتے وقت دو یا تین ہاضمہ کی گولیاں (ڈوڈنس ڈنرپلس) کھا لیجئے۔ دوسرے روز صبح کو آپ کو دست صاف ہوگا۔ اور پہلے کی نسبت آپ کو فوراً زیادہ اچھا معلوم ہوگا۔ قبض کی وجہ سے آنتوں میں فضلے زیادہ عرصہ رہتے ہیں اور ایسا فاسد مادہ پیدا کرتے ہیں کہ جو دنیا کے نصف سے زیادہ مرضوں کا باعث ہوتا ہے۔ اس سے بخوبی سمجھا جائیگا۔ کہ کیوں قبض سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ جگر کی شکایت ہیجان صفرا صفراوی بخار۔ بانپ بدہضمی۔ پٹھوں کی کمزوری جسم کی نقاہت۔ امراض قلب یعنی دل۔ دوار یعنی چکر آنا۔ درد سر نفخ کھٹی ڈکاریں اور مستورات کی بیماریاں اگر کچھ عرصہ یہی حالت رہی۔ تو خون کثیف ہو جاتا ہے اور صحت ہمیشہ کے لئے خراب ہو جاتی ہے۔ ڈوڈن کی ہاضمہ کی گولیاں (ڈوڈنس ڈنرپلس) نباتات سے بنائی گئی ہیں اور مذکور الصدر مرضوں کو ہٹاتی ہیں کیونکہ وہ فاسد مادہ (اور زہریلے اخبرات) کو نکالتی ہیں۔ جگر کو قوت عطا کرتی ہیں۔ قیمت ۴ر اور ۸ر اور ۱۲ر والی شیشی میں ۱۶۰ گولیاں ہیں جو ۴ر والی شیشی سے تگنی ہیں۔ کل دوا فروشوں سے مل سکتی ہیں۔

۱۲ر والی شیشی ڈون پی۔ اور باکس ۲۰۰ بمبی سے طلب کرو۔



ذیل کے ہر ایک نمبر کی شیشی کی قیمت ۴ ہے ہر ایک گھر میں

کم از کم اس کی ایک ایک شیشی ضرور آجکل ہر وقت موجود رہنی چاہیئے

	قیمت فی شیشی
(۱) اکسیر نمبر ۱۔ دافعہ مرض ہیضہ۔	۴ر
(۲) اکسیر نمبر ۴۔ دافعہ مرض پیچش۔	۴ر
(۳) اکسیر نمبر ۲۔ دافعہ درد پیٹ	۴ر
(۴) اکسیر نمبر ۳۔ برائے جلاب	۴ر
(۵) اکسیر نمبر ۸۔ دافعہ کھانسی	۴ر
(۶) اکسیر نمبر ۱۱۔ آنکھوں کے لئے ٹھنڈا سرمہ	۴ر
(۷) اکسیر نمبر ۱۹۔ گولیاں دافعہ بخار	۴ر
(۸) اکسیر نمبر ۱۶۔ دافعہ درد داڑھ	۴ر

ہماری مفصلہ بالا اکسیر اور دیگر آریو ویدک ادویات اب ہر جگہ مقبول عام ہو رہی ہیں۔ اس کے لئے اوشدھالیہ کی فہرست منگوا کر مطالعہ فرماویں۔

ملنے کا پتہ: کوی راج کاشی رام دید کوی رتن نیلگے منڈی لاہور

نہایت ضروری احتیاط

ذرا غور سے پڑھیں

امرت کی دھار نے جسقدر نام پایا ہے اسکو آپ سب لوگ جانتے ہیں اسکی
عرف اسکی سریع الاثاثیری ہے کیونکہ کوئی دوائی اتنی جلدی آجتک دنیا
میں ایسی مشہور نہیں ہوئی ہے اسکے اشتہار کے پہلے کسی بھی ایسی دوائی
کا اشتہار نہ تھا۔ امرت کی دھار کا بھی اس قدر شہرہ جھوٹے اشتہار
وں کو کھٹک گیا اور لگے کھوجیں نکالنے کہ کسی طرح امرت کی دھار کا
نسخہ دریافت ہو جاوے یہاں تک کہ میرے پنساریوں سے جا کر پوچھا
کرنے کہ پنڈت ٹھاکر دت کونسی دوائی زیادہ خریدتا ہے مگر میں ایک
شہر سے ہی دوائی نہیں لیتا۔ اسکے علاوہ اگر نسخہ معلوم بھی ہو جاوے
مگر وزن اور ترکیب یاد نہ ہو تو خاک کوئی بنا دے گا۔ گولہ۔ ہوائی انار وغیرہ
کے بارود میں اوزان وغیرہ کی ہی فرق ہوتا ہے بہت سی چیزیں توپ
کے گولے تک مشترک ہیں ایک آدمی اگر انار کا بارود معلوم کر کے کہے کہ
میں توپ کا گولا بنا لیتا ہوں تو اسکی حماقت ہے اسکی ترکیب میں کوسوں
کا فرق ہے اس کو خیال میں لایئے۔ مثال کے طور پر کافور کو ہی لیجئے
جو کہ امرت دھارا کو دیکھتے ہی ہر ایک بتا سکتا ہے کہ اسمیں موجود ہے
اب دیکھئے اکیلی ان کی لگاتار محنت سے ہم یہ تیار کرتے ہیں کہ کافور
میں کئی ادویات ملائی جاتی ہیں۔ پھر اسکو ان ادویات سے علیحدہ

کیا جاتا ہے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ کل ادویات کی تاثیر
اپنے میں جذب کرا دے۔ یہ ادویات ایسی ہوتی ہیں۔ جن کا
مجموعہ ایسا بنتا ہے کہ کافور میں ہر مرض پر چلنے کی خاص طاقت
پیدا ہو جاتی ہے اور اب ہم اسے کافور نہیں کہ سکتے۔ بلکہ امرت۔
اسی طرح دوسری ادویات سے کئی کھیڑے کرنے پڑتے ہیں میں
ایماناً عرض کرتا ہوں کہ ایک دوائی مجھے ایسی بھی ڈالنی پڑتی
ہے جس کو بناتے ہوئے چھ ماہ لگ جاتے ہیں۔ اور ان جھوٹے
اشتہار بازوں کے خیال میں بھی نہیں آ سکتی اسکی متضاد تاثیرات
جو بڑے بڑے حکما کو بھی حیرانی میں ڈال دیتی ہیں اسمیں پیدا کرنا
کوئی خالہ جی کا گھر نہیں ہے برسوں کی محنت کے بعد میں نے اسکو
ایجاد کیا اور اسکے بعد کتنی دیر تک اسمیں تغیر و تبدل کرتا رہا۔

غضب کا

کیا عرض کروں کئی آدمی قیمت کی کمی دیکھ کر ان اشتہار بازوں کے
پاس پھنس جاتے ہیں۔ نقل اور اصل کا فرق جتلانے کے لئے
ہم نے بھی امرت دھارا کی نقل تیار کی ہے جس کا نام
آب حیات رکھا ہے۔ قیمت اسکی صرف ۱۲ ار فی شیشی ہے۔
اتنی شیشی امرت دھارا کی قیمت ایک روپیہ ہے۔ میرا دعوے ہے
کہ میری نقل کا بھی وہ مقابلہ نہیں کر سکتے۔
آجکل ہر حکیم یہی چاہتا ہے کہ وہ کسی طرح امرت دھارا جیسی
دوائی کا مالک ہو جاوے۔ بڑے بڑے پرانے اشتہار بازوں
نے بھی جن کو کبھی سالہا سال تک ایسی دوائی کا خواب بھی نہ

آیا تھا۔ اب پچھلے ان الفاظ میں ایسی ہی اوصاف صحت سے
مشتہر کر رہے ہیں جتنا اشتہار نکلتا ہے اسمیں سب سے زیادہ
صفت ایسی ہی دوائی کی ہوتی ہے غضب تو یہ ہے کہ امرت دھارا
تو رجسٹرڈ ہے۔ تاہم بعض ان میں سے نام میں کسی نہ
پیارے کسی طرح لفظ امرت کو لانا چاہتے ہیں۔ ناظرین
صرف لفظ امرت دیکھ کر دھوکے میں نہ آجاویں۔
"امرت دھارا" کو ہمیشہ یاد رکھیں اور اس نام کی ایسی اوصاف
والی دوائی کوئی نہ خریدیں ورنہ نقصان اٹھاوینگے۔
بعض تو ایسے برخوردار نکلے ہیں کہ تھکنے لگ گئے ہیں کہ ہم سالہا
سال سے اسکو تجربہ کرتے تھے اور آج اشتہار نکلتا ہے اور وہ ہماری
فہرست نقل کر کے فوراً لکھ دیتے ہیں ۔۔۔۔ نے جس قدر نام
پایا ہے اسکی مکمل تعریف مشکل ہے۔
مگر یاد رکھیں مشک یا تیزی یا اوصاف کچھ بھی وہ نہیں ملا سکتے ہیں۔ کئی
رنگ ملانے کے واسطے زہریلے رنگ داخل کر کے مریضوں کا ستیاناس کر رہے ہیں
واقعی میں اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھتا ہوں کہ ایشور نے مجھے ایسی ایجاد کرنے
کا فخر دیا۔ جو سارے ہندوستان میں مشہور ہو رہی ہے اور کسی دن
دنیا میں پہنچنے کا دعوے رکھتی ہے۔ مگر مجھے رنج معلوم ہوتا ہے جب
پبلک کو دھوکہ کھاتے ہوئے دیکھتا ہوں۔
یاد رکھو کوئی دوائی امرت دھارا کا مقابلہ نہیں کر سکتی **نقلیں**
صرف چند معمولی امراض میں فائدہ دیں تو دیں مگر زمن اور دیرینہ امراض میں
خاک نہیں کرینگی اور سخت سے سخت امراض میں جو ان پر بھروسہ کرے گا
آخر کو پچھتاوے گا ۔۔۔ [illegible]

جھوٹے اشتہاروں سے منگوائی ہوئی دوائی نے کیسے اثر کیا

[illegible]

ایڈیٹر اخبار ۔۔۔ [illegible]

ٹھاکر دت شرما مالک کارخانہ امرت دھارا و ایڈیٹر اخبار دیش اپکارک و مصنف متعدد رسائل طبی لاہور

انوار احمدی پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب مالک ایڈیٹر و پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا